الٰہی جماعتیں یقین رکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور بشارتوں کو دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ رنومبر ۱۹۷۰ء بمقام مسجد مبارک ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۂ انعام کی یہ آیت تلاوت فرمائی:-

فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰـهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ (الانعام : ۳۵)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

پچھلے دنوں مجھے نزلے اور کھانسی کی بہت تکلیف رہی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اب بہت حد تک بیماری دور ہوگئی ہے لیکن بیماری اور ضعف پیدا کرنیوالی دوائیں جو اس بیماری میں استعمال کی گئی ہیں ان کی وجہ سے ابھی تک کمزوری ہے دعا ہے اور آپ کی دعا بھی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اس وقت سورۃ انعام کی جو آیت میں نے پڑھی ہے اس میں ہمیں بنیادی بات یہ بتائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم شدہ سلسلے اور جماعتیں اس بات پر پختہ یقین رکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات یعنی اس کی بشارتوں اور وعدوں کو دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔

غافل انسان کا ہمیشہ سے یہی دستور رہا ہے کہ جب تک وہ اپنی غفلت کی چادریں پھاڑ کر بیداری اور ہوشیاری اور نور کے سایہ تلے نہیں آجاتا اس وقت تک وہ اس معنے میں بھی شرک

کرتا ہے کہ وہ اپنے ارادے اور اپنی خواہشات اور اپنے احکام اور اپنے کلمات دُنیا میں پھیلانا چاہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اگر کبھی اس کا اور اس کے پیدا کرنے والے رب کا مقابلہ ہوا تو وہ اپنے رب کو شکست دے گا اور خود کامیاب ہوگا لیکن انسان کی ہدایت کے لئے جب اللہ تعالیٰ اپنے منصوبے بناتا اور انکو جاری فرماتا ہے تو ایک ایسی جماعت پیدا کرتا ہے جو اس کے ساتھ زندہ تعلق رکھنے والی اور اس کے وعدوں پر پورا یقین رکھنے والی ہوتی ہے اور پھر اس طرح پر یہ ایک چھوٹی سی جماعت، یہ ایک بے سہارا جماعت، یہ ایک کم مایہ جماعت جب دُنیا کے اموال اور دُنیا کے اثر ورسوخ اور دنیا کے جتھوں کے مقابلے پر آتی ہے تو وہ دنیوی دولت اور وہ دنیوی اثر ورسوخ اور وہ دنیوی کثرت جو یہ سمجھتی ہے کہ ان کی مرضی چلے گی اور ان کے ربّ کی مرضی نہیں چلے گی ناکام ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا یہ نظارہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے کہ لَامُبَدِّ لَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ (الانعام: ۳۵) دنیا کی کوئی ایک طاقت تو کیا سب طاقتیں مل کر بھی اس کے کلمات یعنی اس کے وعدوں اور بشارتوں کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہوسکتیں۔ ہوگا وہی جو خدا چاہے گا وہ نہیں ہوگا جو دنیا چاہے گی کیونکہ دُنیا کے غرور اور دنیا کے اموال اور طاقت میں مست لوگ جب اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتوں کے مقابلے پر آتے ہیں اور ظاہری اعتبار سے انہیں کم مایہ اور کمزور پاتے ہیں تو وہ مختلف قسم کے حربے ان کے خلاف استعمال کرتے ہیں وہ انہیں کہتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو۔ انہیں کہتے ہیں کہ تم کافر ہو۔ انہیں کہتے ہیں کہ تم دین میں فتنہ پیدا کرنے والے ہو اور خود ساری جہالتوں اور جہالت کے سبب اندھیروں کے باوجود یہ دعویٰ کرتے کہ وہ حق پر ہیں اور وہ صداقت پر ہیں اور سچائی ان کے پاس ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے گا۔ وہ لوگ جو مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں جن کے دل میں خدا اور اس کے رسول کے لئے ایک نامعلوم سی محبت ہوتی ہے ان کو اس طرح دھوکے میں ڈال کر حقیقت سے دور اور صداقت سے پرے لے جانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور الٰہی جماعت کی تکذیب ہوتی ہے تکفیر ہوتی ہے۔ ساری دنیا اکٹھی ہوکر انہیں کافر کہنے لگ جاتی ہے۔

اسی طرح جب وہ دیکھتے ہیں کہ تھوڑے ہونے کے باوجود، کم مایہ ہونے کے باوجود بے سہارا ہوتے ہوئے بھی یہ جماعت ان سے خوف نہیں کھاتی یہ جماعت اس طرح نڈر ہے کہ

جب یہ لوگ اس کے لئے آگ جلاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ (الانعام: ۳۵) ہمیں یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ آگیں جتنی چاہو جلالو ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا کیونکہ لَا مُبَدِّ لَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی پورا ہوتا ہے۔

پس دنیا میں الٰہی جماعت کے خلاف بڑے منصوبے بنائے جاتے ہیں بڑی تدبیریں کی جاتی ہیں کہ انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے کہنے والے یہاں تک کہتے ہیں کہ جب ہمیں طاقت ملی تو تین دن کے اندر اندر تمام احمدیوں کو تختۂ دار پر لٹکا دیں گے مگر تختۂ دار تو اسے ملتا ہے جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ملے لیکن خدا تعالیٰ جس کی حفاظت کرنی چاہے تو وہ جلتی ہوئی آگ میں سے بھی بچا کر لے آتا ہے اسے تو وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح تختہ دار سے بھی زندہ اتار لیتا ہے۔ الٰہی طاقتوں کے مقابلے میں مادی ذرائع کوئی حقیقت نہیں رکھتے نہ کبھی کامیاب ہوئے ہیں لیکن جب تکفیر ہو رہی ہوتی ہے۔ جب ایذا رسانی کے تمام منصوبے اور تمام تدابیر اختیار کی جارہی ہوتی ہیں تو یہ چھوٹی سی جماعت جو اپنے رب سے تعلق رکھتی ہے جو اپنے رب کے دامن سے چمٹی ہوتی ہے اور اس سے پرے ہٹنا نہیں چاہتی وہ پورے ثباتِ قدم کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو ثابت کرتی ہے وہ دنیا کے سارے خوف دل سے مٹا کر اور دنیا کی ہر خشیت سے بیزاری کا اظہار کر کے اپنے رب کو یہ کہتی ہے کہ اے ہمارے رب! اگر تجھے ہماری جان چاہئے تو ہم بخیل نہیں ہیں جان دینے میں کیونکہ ہم تو تیری رضا کے طالب ہیں اور دنیا جو مرضی کرلے ہوگا وہی جو تو چاہے گا اور تو یہ چاہ کہ ہم ثابت قدم رہیں۔ دعا کے ساتھ اور دعاؤں کے نتیجہ میں صبر کی طاقت پا کر اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اسکی طاقتوں کے معجزے دکھانے کا حزب اللہ ایک آلہ بن جاتا ہے جیسے ایک بلب ہے جس کے اندر ایک تار ہوتی ہے جو ذریعہ بن جاتی ہے نہ نظر آنے والی بجلی کی روشنی کو ظاہر کرنے کا، اسی طرح یہ جماعت ذریعہ بن جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی طاقتوں اور قدرتوں کے جلوے دکھانے کا۔ اللہ تعالیٰ تو بندے کو نظر نہیں آ سکتا نہ یہ مادی آنکھ اسے دیکھ سکتی ہے اور نہ یہ مادی دماغ اس حد تک رسائی حاصل کرسکتا ہے یہ تو خدا تعالیٰ ہی ہے جو اپنے محبوب بندے کے پاس پہنچتا ہے اور اس کو بھی اپنی قدرتوں کا جلوہ دکھا کر اپنے زندہ تعلق

کا اظہار کرتا ہے اور اسے ذریعہ بھی بنالیتا ہے اس بات کا کہ جس طرح دھات کی ایک باریک تار بجلی کی روشنی ظاہر کرتی ہے اسی طرح یہ ایک چھوٹی سی جماعت (اس تار سے بھی شاید کم حیثیت رکھنے والی) اس نور کے اظہار کا ذریعہ بنتی ہے جو نور کہ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ہے۔ پس جب ان کے خلاف زبانیں چلائی جاتی ہیں تو یہ ثباتِ قدم دکھاتے ہیں اور جب انہیں دکھ دینے کے لئے تدبیریں کی جاتی ہیں اور منصوبے باندھے جاتے ہیں اور سامان اکٹھے کئے جاتے ہیں اور ایک شور مچایا جاتا ہے اور دعوے کئے جاتے ہیں کہ ہم ان کو قتل کردیں گے اور ماردیں گے تو ان کے قدموں میں کوئی لغزش نہیں آتی اور وہ جن کے اوپر رعایا کی حفاظت کی ذمہ داری ہے وہ بھی خاموش رہ جاتے ہیں لیکن خدائے قادر و توانا جس نے ان کی زندگی کی ضمانت لی ہے اور جس کے اوپر نیند اور اونگھ نہیں آتی اور جس کے قادرانہ تصرّف سے کوئی چیز باہر نہیں وہ ان کے پاس آتا ہے اور انہیں بڑے پیار سے کہتا ہے تم گھبراؤ نہیں دنیا تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ تم میری حفاظت اور میری پناہ اور میری سلامتی کے نیچے ہو۔ میرے مقابلہ میں دنیا کا کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔ پس لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ جو خدا نے فرمایا ہے وہی ہوگا۔ ہمارا اس پر پختہ یقین اور کامل ایمان رکھنا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمایا کہ آگ تمہیں نہیں جلائے گی۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں بڑے پیار سے یہ فرمایا کہ ساری دنیا کی طاقتیں اکٹھی ہوکر بھی تمہیں ہلاک نہیں کرسکتیں اور نہ صرف یہ فرمایا ہے بلکہ اپنے فعل سے یہ ثابت بھی کیا ہے۔

میں افریقہ میں یہ کہتا رہا ہوں کہ اکیلا ایک شخص تھا جس نے خدا کے حکم اور اس کی توحید کے قیام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کو دنیا کے دلوں میں بٹھانے کے لئے ایک آواز بلند کی تھی مگر ساری دنیا اکٹھی ہوکر اس ایک آواز کو خاموش کرنے کے پیچھے پڑگئی لیکن ساری دنیا اکٹھی ہوکر بھی اس ایک آواز کو خاموش نہیں کرسکی اور اب افریقہ کے ایک ایک ملک میں ایسی لاکھوں آوازیں میرے کان میں پڑ رہی ہیں کہ جن میں سے ہر ایک آواز اس اکیلے آدمی کی آواز کی صدائے بازگشت ہے۔

غرض صرف یہ دعویٰ نہیں یہ ایک ایسی آواز نہیں کہ جس کے متعلق ہم ذرا سا شبہ بھی کرسکیں کہ پتہ نہیں یہ وعدہ پورا بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ نہیں! یہ خدا کی بات ہے اور خدا کی باتیں

اٹل ہوتی ہیں اور اس کا عمل، اس کی طاقت، اس کے قادرانہ تصرف (وہ بھی ہمیں اطمینان قلب بخشنے کے لئے ہے کہ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو تو کوئی بدل نہیں سکتا) اس حق کے وعدہ کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے یہ ایمان اور یقین پختہ ہونا چاہئے پھر دعا کے ساتھ صبر کی طاقت اور صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہئے۔ دنیا کافر کہے کوئی فرق نہیں پڑتا اللہ تعالیٰ کافر نہ کہے۔ دنیا جھوٹا کہے۔ ہمارا کیا نقصان ہے وہ بیشک کہتی رہے ہمیں تو اس قسم کی باتیں سنکر بھی غصہ نہیں آتا۔ ہم تو ایسے شخص کے لئے بھی دعا کرتے ہیں کیونکہ جس راستے پر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی انگلی پکڑ کر چل رہا ہے اس راستے کو وہ لوگ اختیار نہیں کر رہے۔ بہرحال اگر وہ جھوٹا کہیں تو ہمیں نہ اس کی کوئی پرواہ ہے نہ ہمیں اس پر کوئی غصہ آتا ہے کیونکہ ہمارا رب بڑے پیار سے ہمارے کان میں کہتا ہے کہ میں تمہیں سچا سمجھتا ہوں۔ کوئی آدمی اگر ہمیں یہ کہے کہ تم اپنے ربّ سے دور اور ملعون ہو تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے جب کہ وہی رب جس سے دُوری کے متعلق وہ فتویٰ دیتے ہیں وہ ہمیں کہتا ہے کہ تم میری گود میں بیٹھے ہو تم کیوں فکر کرتے ہو۔

پس لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ پر ہمارا پختہ یقین ہونا چاہئے اور صبر اور دعا سے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد کو حاصل کرنا چاہئے اور جس وقت وہ مدد حاصل ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن کر اس کی مخلوق کی خدمت میں لگ جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو وہ مدد حاصل ہے۔ پاکستان میں بھی، ہندوستان میں بھی، یورپ میں بھی، انگلستان میں بھی، امریکہ میں بھی، افریقہ میں جزائر میں بھی، آسٹریلیا میں بھی، اور نیوزی لینڈ میں بھی۔ کہاں ہے وہ خطۂ زمین جہاں احمدی بستے ہیں اور ان کے اوپر سورج غروب ہوتا ہے اب تو وہ پہلی سی حالت نہیں رہی اور اطمینان قلب پیدا کرنے کے لئے ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا یہ فعل جاری ہے۔ اطمینانِ قلب حاصل کرنے کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنے ربّ کو ایک سوال کا جواب یہی دیا تھا کہ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي (البقرۃ:۲۶۱) اس لئے وضاحت چاہتا ہوں کہ مجھے اور زیادہ اطمینان ہو۔ چنانچہ ہمارے دل کو مطمئن کرنے کے لئے اور ہمارے ایمان اور یقین کو پختہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ فعل ہر روز ہمیں بتا رہا ہے کہ وہ

ہمارے ساتھ ہے اور اس کے وعدے اور بشارتیں ہمیں حاصل ہیں اور اس کی باتیں بدلا نہیں کرتیں اسلئے دنیا جو کہے اور جو کرے اس کی آپ کو کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہئے۔ وہ کمزور انسان جو اپنے رب کی گود میں بیٹھا ہے وہ کسی اور سے کیسے ڈرے گا؟ جب کہ وہ بچہ بھی نہیں ڈرتا جو اپنی ماں کی گود میں بیٹھا ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کی ماں کو تو کوئی طاقت حاصل نہیں ہے ہمارے رب کے پاس تو ساری طاقتیں ہیں۔ اس لئے اگر ان پاک فضاؤں میں شور بپا ہو۔ اگر کفر کے فتوے اور زیادہ گونجنے لگیں، اگر ہمارے ساتھ اور استہزاء کیا جائے اور ہمیں دکھ دینے یا مارنے یا مٹانے کے دعوے جتھوں اور جلوسوں میں کئے جائیں تو ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

(درثمین اردو صفحہ ۵۰)

اس وقت اپنی تدبیر پر بھروسہ نہ کرنا بلکہ اس وقت اپنے رب کی پناہ میں پناہ لینا اور اسی کو اپنا سہارا بنانا پھر دنیا جماعت کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور نہ ہی انشاء اللہ اسکا کچھ بگاڑ سکے گی کیونکہ **لَامُبَدِّ لَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔**

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۷ رنومبر ۱۹۷۰ء صفحہ ۲ تا ۴)

❁❁❁